289

اخبارِ احمدیہ

لاہور ۲۹ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ناحال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔

حضرت اُم المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب دُعا سے مدد فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | ۳۰ اخاء ۱۳۲۷ ھش | ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۶۷ ھ | ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۴۶

زوجیلا کے علاقے میں ایک اور ہندوستانی جہاز گرا لیا گیا

راجوری کے شمال مغرب میں پانچ سو ہندوستانی سپاہیوں کا صفایا

تراڑکھل ۲۹ اکتوبر۔ حکومت کشمیر کے محکمہ دفاع کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آزاد فوجوں نے آج زوجیلا کے علاقے میں ایک ہندوستانی ہوائی جہاز کو مار گرایا اس پر ہلکی مشین گن سے فائر کئے گئے جو ٹھیک نشانے پر بیٹھے۔ جہاز ہندوستانی فوجوں کی صفوں کے پیچھے گرتا ہوا دکھائی دیا۔ راجوری کے شمال مغرب میں لڑائی زور شور سے جاری ہے جسمیں آزاد فوجوں کو مزید کامیابی ہوئی ہے۔

ہندوستانی برابر کمک اور ٹینک لا رہے ہیں ان کی سرتوڑ کوشش یہ ہے کہ پونچھ کے گھرے ہوئے شہر تک پہنچ جائیں۔ گذشتہ تین دن کے اندر اس لڑائی میں پانچ سو ہندوستانی سپاہی موت کے گھاٹ اُتار دئے گئے ہیں۔ پونچھ کے شمال میں جن علاقوں کو دشمن سے دوبارہ آزاد کرایا گیا ہے آج اسمیں سے دشمن کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگیں نکالی گئیں۔ ایک اور جگہ پر بھی قبضہ کیا گیا آج آزاد علاقے میں حکومتِ آزاد کشمیر کی پہلی سالگرہ منائی گئی۔

لیاقت علیخاں ۶ر نومبر کو کراچی پہنچ جائینگے

پیرس ۲۹ر اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں ۶ر نومبر کو واپس کراچی پہنچ جائیں گے پیر کو آپ پیرس سے قاہرہ روانہ ہو رہے ہیں۔ وہاں آپ سہ روزہ قیام کے دوران میں مصر کے اعلیٰ حکام اور لیڈروں سے تبادلہ خیالات فرمائینگے۔

صوبائی منافرت پھیلانیوالوں کو حکومتِ سندھ کا شدید انتباہ

کراچی ۲۹ر اکتوبر۔ حکومتِ سندھ نے ایک خاص اعلان میں ان تمام عناصر کو نہایت سختی سے تنبیہ کیا ہے جنہوں نے مہاجرین اور سندھ کے اصلی باشندوں کے درمیان کشیدگی پیدا کرنے کا رویہ اختیار کر رکھا ہے اعلان میں کہا گیا ہے کہ اگر کسی فرد یا گروہ کی طرف سے ایسی تخریبی سرگرمیوں کا اظہار کیا گیا۔ تو حکومت اُسے کچل دینے کے لئے سخت قدم اُٹھائے گی۔

میاں نور اللہ گوجرانوالہ اور سرگودھا کے دورے پر

لاہور ۲۹ر اکتوبر۔ میاں محمد نور اللہ وزیر خزانہ مغربی پنجاب آج ۲۹ر اکتوبر کو اضلاع گوجرانوالہ اور سرگودھا کے چھ روزہ کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں آج شام کو آپ گوجرانوالہ میں اور ۳۰ر اکتوبر کو چکوال میں تقریر کریں گے۔ ۳۱ کو آپ کھیوڑہ ڈنڈوت کی کانیں دیکھیں گے آپ ۳ر نومبر واپس لاہور پہنچ جائینگے۔

زمین کے متعلق زمینداروں کے وہی حقوق تسلیم کئے جائینگے جو انہیں مشرقی پنجاب میں حاصل تھے

مغربی پنجاب میں عنقریب ایک نیا آرڈیننس جاری ہونیوالا ہے

لاہور ۲۹ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مغربی پنجاب میں جلد ہی ایک آرڈیننس نافذ ہونے والا ہے۔ جس کی رو سے زمینداروں کو (خواہ وہ پناہگزین ہوں یا نہ ہوں) زمین کے متعلق اسی قسم کے حقوق مل سکینگے۔ جو انہیں مشرقی پنجاب۔ مشرقی پنجاب کی ریاستوں بالور اور بھرت پور کی ریاستوں میں حاصل تھے۔ اس آرڈیننس کے ماتحت مغربی پنجاب کے اضلاع میں خاص افسران بندوبست مقرر کر دئے جائینگے۔ گجرات۔ جہلم اور راولپنڈی اور اٹک میں یہ کام وہاں کے ڈپٹی کمشنر کریں گے۔ کاشتکاروں کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ وہ اپنے مطالبات اس ضلع کے افسران کے پاس درج کرادیں۔ جہاں انہیں زمین الاٹ کی گئی ہے اور جن لوگوں کے نام زمین الاٹ نہیں ہوئی۔ وہ اپنے موجودہ رہائش کے ضلع کے افسر بندوبست کو درخواست دیں گے۔ غلط مطالبات و دعادی پیش کرنے والوں کے خلاف سخت کاروائی کرنے کا بھی انتظام اس آرڈیننس میں موجود ہوگا۔ یہ آرڈیننس حکومت کی بندوبست اراضی کی موجودہ پالیسی پر کسی طرح اثر انداز نہیں ہوگا۔

مشرقی بنگال میں خوراک کی صورت حال عنقریب کافی حد تک سدھر جائیگی

خوراک کی صورتِ حال پر وزیر سول سپلائز کا تبصرہ

ڈھاکہ ۲۹ر اکتوبر۔ مشرقی بنگال کے سول سپلائز کے وزیر سید محمد افضل نے آج مشرقی بنگال میں خوراک کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ نومبر کے پہلے ہفتے میں خوراک کی صورت حال کافی حد تک سدھر جائیگی کیونکہ اس وقت تک ۲۱ ہزار ٹن چاول کراچی سے پہنچ جائے گا۔ جس کی وجہ سے امید ہے کہ کمی والے علاقوں میں بھی کھانے پینے کی چیزوں کی قیمتیں کم ہو جائینگی۔ نیز نومبر کے آخر تک ۴ ہزار ٹن روسی گندم کے چٹاگانگ پہنچ جانے کی توقع ہے کراچی سے جو ۲۱ ہزار ٹن چاول نومبر کے شروع میں پہنچ رہا ہے یہ اس کوٹے کا ایک حصہ ہوگا۔ جو مرکز نے مشرقی بنگال کو دینا منظور کیا ہے۔

مصر میں انجمن اخوان المسلمین پر پابندی

قاہرہ ۲۹ر اکتوبر۔ مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا نے ایک حکم کے ذریعے پورٹ سعید اور اسماعیلیہ میں انجمنِ اخوان المسلمین پر بعض پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ انہوں نے یہ حکم فوجی گورنر کی حیثیت سے جاری کیا ہے۔ اس کی رو سے اخوان المسلمین کے اراکین کو جلسے کرنے یا اور کسی قسم کی سرگرمیاں جاری رکھنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

صدر ٹرومین کی یہود نوازی کی تازہ مثال

واشنگٹن ۲۹ر اکتوبر۔ صدر ٹرومین نے ایک تقریر کے دوران میں اعلان کیا ہے کہ امریکہ کی ڈیموکریٹک پارٹی تقسیم فلسطین کے متعلق جمعیت اقوام کی قرارداد کو صحیح گردانتی ہے اور اسے تسلیم کرتی ہے نیز اس کے مطابق یہود اجن علاقوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس کی بھی حمایت کرتی ہے۔ صدر ٹرومین نے یہ تقریر صدارتی انتخابات کے سلسلے میں پراپیگنڈے کی غرض سے کی تھی۔

—— پیرس ۲۹ر اکتوبر۔ آج سلامتی کونسل میں فلسطین کے متعلق برطانیہ اور چین کی مشترکہ قرارداد پر بحث جاری رہی۔ یہودی نمائندے نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ یہودی نجف۔ کے علاقے سے اپنی فوجیں نہیں ہٹائیں گے۔

الفضل کیلئے ایک منیجر اشتہارات

کی ضرورت ہے جو تجارتی اور سرکاری حلقوں سے شائستہ اشتہارات مہیا کر سکے

تنخواہ ۴۵-۲-۸۵ مہنگائی الاؤنس ۱۴/- لاہور الاؤنس ۱۰/- + ۳/- فی بچہ (دس روپے تک) (جب تک الفضل لاہور رہیگا)

خدمت سلسلہ کے مشتاق اصحاب مقامی عہدیداران جماعت کی تصدیق لیکر دفتر ہذا میں تشریف لائیں۔ جنرل منیجر

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل ...روڈ سے شائع کیا

چوہدری نور الدین صاحب مرحوم

چوہدری نور الدین صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ چک ۶ ب ضلع منٹگمری نے خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں ۱۹۱۸ء میں بیعت کی تھی۔ ابتداء میں چوہدری صاحب کے بھائیوں نے آپ کی مخالفت کی۔ لیکن مرحوم میں ایتائی ذی القربیٰ کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ان کے اس وصف نے ایسا اثر کیا کہ تمام بھائی اور بھتیجے یکے بعد دیگرے احمدی ہو گئے۔

چوہدری صاحب جب ذیلداری کے لئے کھڑے ہوئے تو تمام علاقہ میں مخالفت کا طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی دعاؤں کے طفیل آپ کامیاب ہوئے اور مخالفوں کو زک اٹھانی پڑی۔ اس سے آپ کے ایمان اور اخلاص میں بے حد زیادتی ہوئی۔ خدا کے راستہ میں مالی قربانی کا آپکو بے حد شوق تھا اور یہ بات ان کے دل میں لوہے کی میخ کی طرح گڑ چکی تھی کہ خدا کے راستے میں مال خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ بلکہ بڑھتا ہے اس لئے سلسلہ کی امداد کے لئے دل کھول کر چندہ دیا کرتے تھے۔ اور جماعت کی طرف سے ہر قسم کی تحریک میں خود بھی نمایاں حصہ لیتے اور دوسروں کو زوردار الفاظ میں تحریک کرتے۔

آپ موصی تھے۔ اور اپنی زندگی میں ہی جائداد کا حصہ ادا کر چکے تھے۔ وقف جائداد کی تحریک میں اپنی تمام جائداد وقف کر دی تھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے جب تحریک ستمبر میں ۵۰ فی صدی تک چندہ بڑھانے کی تحریک فرمائی۔ تو نہ صرف اس پر لبیک کہا بلکہ اسی وقت مقررہ چندہ بھی ادا کر دیا۔ بعد میں جب حضور نے تخفیف کر کے ۱/۲ ۱۶ سے ۳۳ فی صدی کا اعلان فرمایا۔ تو چوہدری صاحب فرمانے لگے کہ میں تو ۵۰ فی صدی کا وعدہ کر چکا ہوں۔ اب یہی رہے گا۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب کسی تحریک میں حصہ لیتا ہوں۔ تو نقد چندہ دیا کرتا ہوں۔ وعدہ کرنے کی عادت نہیں جو ہوا اسی وقت نقد دے دیا۔

۲۰ - ۲۲ سال تک احباب جماعت چوہدری صاحب کی بیٹھک میں نماز پڑھتے رہے۔ لیکن نماز باجماعت میں تھوڑے لوگ شامل ہوتے تھے۔ اس لئے اس کمزوری کو دور کرنے کے لئے نہایت ہی خوشنما۔ ہوادار مسجد تیار کروائی جس میں کنواں۔ غسل خانہ۔ وضو کے لئے ٹوٹیاں اور عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام کیا۔ مسجد میں آنے والے مسافروں کے کھانے اور سونے کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اور مسافروں کی خبر گیری کے لئے ایک خاص آدمی کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی۔

چک میں آنے والے پناہ گزینوں کی رہائش اور سامان کا خاص توجہ سے اہتمام کیا۔ اور جب وہ رہائش پذیر ہو گئے۔ تو ان سب کی دعوت طعام کی۔ مہمانوں کی خاطرداری میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ اور ان کی خدمت بہ نفس نفیس کیا کرتے تھے۔ گو جسم بھاری تھا۔ مگر ہر کام چستی سے کرتے تھے۔

نمبرداری اور ذیلداری کے کاموں میں سخت مصروف رہتے تھے۔ لیکن نماز قضاء نہیں ہونے دیتے تھے۔ رات کے پچھلے حصہ میں دو تین بجے کے قریب روزانہ بلاناغہ اٹھتے اور تہجد کے نوافل ادا کرتے اور اہل خانہ کو بھی اٹھانے اور نوافل پڑھنے کی تلقین کرتے تھے۔ ایک دن صبح کی نماز میں نمازی کم تھے۔ میں نے عرض کی۔ بیشک آپ کی جماعت زمیندارہ افراد پر مشتمل ہے۔ مگر اگر کوشش کی جائے تو بہت سے دوست صبح کی نماز میں آ سکتے ہیں۔ اس پر وہ بعض حاضرین کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔ کہ پہلے ہم کو عہد کرنا چاہیئے۔ کہ ہم کوشش کریں گے۔ کہ ہم ہر نماز مسجد میں ادا کریں۔ اور ہمیں ناغہ نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ اپنے بڑے بھائی چوہدری حاکم دین صاحب کی وفات پر بار بار فرماتے۔ کہ یہ تو مسجد کی رونق تھے۔ ان سے تو ہماری مسجد آباد تھی۔

چوہدری صاحب ہر جلسہ سالانہ اور مشاورت پر قادیان حاضر ہوتے۔ اور روحانی برکات حاصل کرتے۔ خدام الاحمدیہ کی تحریک کے ماتحت جب مقررہ احمدی نوجوان اپنے چک سے نہ بھجوا سکے۔ تو اس کمی کو پورا کرنے کی غرض سے خود جانے پر تیار ہو گئے۔

چنانچہ چوہدری صاحب موصوف گئے اور ایک ماہ کے بعد بیماری کی حالت میں واپس آئے۔ اور مجھے کہنے لگے۔ . . . . کہ ابھی میں نے بقیہ مدت کے لئے پھر جانا ہے۔ دو دن زیادہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مولا سے جا ملے۔

غرض چوہدری صاحب مالی۔ وقتی اور جانی قربانیوں میں بڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے (ان کی اولاد کوئی نہیں۔ دو بیویاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہو) اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

(ایک عزیز)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر کوئی شخص طوفان شبہات سے نجات نہیں پا سکتا

”خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقعہ ہوئی ہے۔ جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں اور کوئی برہان عقلی اسکے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اس حد تک ہے۔ کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے۔ مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شے ہے۔ اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے۔ وہ درحقیقت موجود بھی ہے۔ یہ اور بات ہے اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے۔ اسلئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کر سکتا بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں۔ آخر کار دہریہ بن جاتے ہیں اور مصنوعات زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی ان کو فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے کاموں پر ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں اور ان کی یہ حجت ہے کہ دنیا میں ہزارہا ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ جن کے وجود کا ہم کوئی فائدہ نہیں دیکھتے۔ اور جن میں ہماری عقلی تحقیق سے کوئی ایسی صنعت ثابت نہیں ہوتی جو صانع پر دلالت کرے بلکہ محض لغو اور باطل طور پر ان چیزوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ افسوس وہ نادان نہیں جانتے کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ اس قسم کے لوگ کئی لاکھ اس زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ جو اپنے تئیں اول درجہ کے عقلمند اور فلسفی سمجھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے وجود سے سخت منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی عقلی دلیل زبردست ان کو ملتی تو وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار نہ کرتے۔ اور اگر وجود باری جلشانہ پر کوئی برہان یقینی عقلی ان کو ملزم کرتی تو وہ سخت بے حیائی اور ٹھٹھے اور ہنسی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر نہ ہو جاتے۔ پس کوئی شخص فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر طوفان شبہات سے نجات نہیں پا سکتا۔ بلکہ ضرور غرق ہو گا۔ اور ہرگز ہرگز شربت توحید خالص اسکو میسر نہیں آئے گا“

”حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۷“

چندہ حفاظت مرکز اور احباب جماعت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

حفاظت قادیان کے وعدے جن لوگوں نے کئے تھے۔ اب وہ ان وعدوں کی ادائیگی میں بہت سستی سے کام لے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ واقعہ نہ ہوتا۔ اور قادیان اور مشرقی پنجاب سے ہمیں ہجرت نہ کرنی پڑتی۔ تب تو سستی کی کوئی وجہ ہو سکتی تھی۔ دشمن نے جو کچھ کیا۔ اسکی وجہ سے تو لوگوں میں پہلے کی نسبت زیادہ جوش پیدا ہو جانا چاہیئے تھا . . . . مجھ سے قادیان کے بعض دوستوں نے پوچھا تھا۔ کہ ہماری جائدادیں قادیان میں رہ گئی ہیں۔ ہمارے لئے اس چندہ کے متعلق کیا حکم ہے۔ میں نے ان سے کہا۔ ان کی جائدادیں خواہ کم تھیں یا بالکل ہی نہیں تھیں۔ وہ صرف محنت مزدوری کر کے اپنا گذارہ کرتے تھے۔ پس اس کا سوال ہی نہیں ہے کہ ان کی جائدادیں مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہیں۔ اگر انہوں نے حفاظت قادیان کے چندے کے وعدے کئے ہوئے تھے تو انہیں اپنے وعدے ادا کرنے چاہئیں اور یہ چندہ بہرحال دینا چاہیئے۔ میری جائداد بھی تو قادیان میں رہ گئی ہے میں نے یہ چندہ قادیان میں ہی ادا کر دیا تھا۔ کیا مجھے سزا اسبات کی ملنی چاہیئے۔ کہ میں نے چندہ پہلے کیوں ادا کر دیا۔ اگر آپ نے چندہ ابھی تک ادا نہیں کیا۔ تو یہ آپ کی غفلت ہے اور آپ کی غفلت کی سزا آپ کو زیادہ ملنی چاہیئے۔ نہ یہ کہ آپ کو چندہ ہی معاف کر دیا جائے۔ قادیان کے دوستوں کو بہت نقصان ہوا ہے اگر میری اس کے متعلق یہ رائے ہے۔ تو دوسروں کو میں کس طرح معذور سمجھ سکتا ہوں۔ یہ چندہ نہایت ہی اہم ہے لیکن اس طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے“

پس وہ احباب جنہوں نے ابھی تک حفاظت مرکز کا چندہ ادا نہیں کیا۔ یا ان کے ذمہ کچھ بقایا ہے وہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں توجہ فرمائیں۔ اور اپنا چندہ حفاظت مرکز خود بھی ادا فرمائیں اور دوسرے احباب کو بھی تحریک فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

(نظارت بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل روزنامہ
۳۰ اکتوبر ۱۹۴۸ء

۲۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنس

کراچی سے جاری شدہ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ سائنس اور صنعت میں تحقیقات کے لئے پاکستان حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ اگرچہ پریس نوٹ سے تفصیلات کا پتہ نہیں چلتا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حکومت پاکستان کی توجہ سائنس کی ترقی کی طرف اب زیادہ ہو گئی ہے اور اس نے ملک کی اس کمی کو محسوس کر لیا ہے۔

آجکل انسان کی ترقی کا تمام دار و مدار سائنس پر ہے۔ اور جتنا کوئی ملک سائنس میں بڑھا ہوا ہے اتنا ہی وہ دولت مند اور ترقی یافتہ کہلانے کا مستحق سمجھا جاتا ہے مغربی اقوام نے سائنس کے بل پر ہی تمام دنیا پر اپنا جال بچھا رکھا ہے۔ ان کی تمام موجودہ صنعتی ترقی کا راز یہی ہے کہ وہ اقوام عملی سائنس میں پچھلے چند سالوں میں بہت ترقی کر گئی ہیں اور مشرقی اقوام ان سے اس معاملہ میں بہت پیچھے رہ گئی ہیں اور اسی لئے آجکل وہ کمزور ترین اقوام بن گئی ہیں اور آسانی سے مغرب کے جارحانہ اقدام کا شکار ہو رہی ہیں اور اس کی تہذیب اختیار کرتی چلی جاتی ہیں۔

اگرچہ کئی دیگر جدید علوم کی طرح عملی سائنس کی ابتداء کا سہرا بھی مسلمانوں کے سر پر ہے اور اسلامی مکاتب ہی سے تعلیم حاصل کر کے یورپ کو اس کا شوق پیدا ہوا تھا۔ لیکن اواخر میں اسلامی ممالک میں طوائف الملوکی کی ہنگامہ آرائیوں کی وجہ سے مسلمانوں کا یہ شوق کم ہوتا چلا گیا اور وہ چند فرسودہ کیمیائی تجربات کی الجھنوں میں پھنس کر رہ گئے۔ عیسائیت کی غیر معقول اعتقادی کمزوری کا طلسم جب ٹوٹا تو یورپ کے علماء کی توجہ سائنس کی طرف بیش از بیش ہوتی چلی گئی۔ اور اب وہ اس میں اتنی ترقی کر گئے ہیں کہ تمام ایشیاء اور افریقہ کے ممالک انہی کی بنی ہوئی اشیاء کی خرید و فروخت کی منڈی بنے ہوئے ہیں

حکومت پاکستان کا یہ اقدام نہایت مستحسن ہے اور سائنس کی ترقی کے لئے جو کچھ بھی وہ کرے تھوڑا ہے۔ بے شک یورپ نے اس میں ترقی کر کے اس کا غلط استعمال کیا لیکن اس کے باوجود جو کچھ اس نے سائنس میں ترقی کی ہے اس سے دنیا کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ اس کی غلط کاریوں کی وجہ سائنس نہیں ہے بلکہ عیسائی مذہب کی غیر معقولیت نے یورپ کے رہنے والوں کو گمراہ کر دیا۔ اور وہ اللہ تعالٰے کو بالکل فراموش کر کے اپنی دانشمندی پر مطمئن ہو گئے اور سائنس کو محض ایک شیطانی کھیل بنا دیا ہے۔ اس میں سائنس یا سائنس دانوں کا قصور نہیں ہے بلکہ ان حکومتوں کا قصور ہے۔ جو ان کو مجبور کر کے ہلاکت کے سامان تیار کرواتی ہیں۔ اور ان کی تحقیقات کا غلط استعمال کرتی ہیں۔ اس کی وجہ جیسا کہ ہم نے ابھی کہا ہے سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ یورپ کی عام ذہنیت لامذہبیت کی وجہ سے محض دنیاوی دانشمندی تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اب صرف اسلام ہی ان کو راہ راست پر لا سکتا۔ اور انہیں سائنس کے صحیح استعمال کی طرف راہ نمائی کر سکتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے سائنسدان یورپ کی کورانہ تقلید نہیں کریں گے۔ بلکہ سائنس کو اللہ تعالٰے کی قدرتوں کے اظہار اور خدمت خلق کا ذریعہ بنائیں گے۔ اور دنیا کو دکھا دینگے کہ قرآن کریم کا یہ قول کس قدر صداقت پر مبنی ہے۔

یتفکرون فی خلق السمٰوات والارض
ربنا ما خلقت ھٰذا باطلا

مشرقی بنگال کے غیر مسلم
ڈاکٹر بی سی رائے وزیر اعظم

مغربی بنگال کی طرف سے ایک میمورنڈم پیش ہونے پر ہند کیبنٹ نے مشرقی بنگال سے جو غیر مسلم مغربی بنگال میں آ رہے ہیں۔ ان کی روک تھام کے سلسلہ میں پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس معاملہ کو طے کرے۔ اور یا اگر ضروری سمجھا جائے۔ تو دونوں حکومتیں ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کر کے اس معاملہ پر غور کریں کیبنٹ نے دو تجویزیں پاکستان حکومت کو پیش کی ہیں اول یہ کہ ان غیر مسلموں کے عوض جو مشرقی بنگال سے مغربی بنگال میں آ رہے ہیں پاکستان حکومت ان مسلمانوں کو اپنے ملک میں بسائے جو پاکستان جانا چاہتے ہیں۔ دوسری [illegible] ہے کہ اگر پہلی تجویز نا ممکن ہو تو غیر مسلموں کے لئے ایک علیحدہ پاکستان میں [illegible] کر دیا جائے۔ جہاں وہ۔۔۔ ہوں۔

ہمارے خیال میں یہ دونوں تجویزیں ناقابل عمل ہیں۔ اور دونوں ملکوں کے تعلقات پر بڑا اثر ڈالنے والی ہیں۔ بہترین بات یہی ہے کہ دونوں ملک ملکر کوئی ایسی تجویز نکالیں جس سے مشرقی پنجاب کے غیر مسلموں کو مطمئن کیا جا سکے۔ اس ضمن میں پاکستان کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ان کے دل سے وہ خوف و ہراس دور کرنے کی کوشش کرے۔ جو بعض عاقبت نا اندیش لوگوں کے غلط پروپیگنڈا کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ اور حکومت ہند کو بھی چاہیئے کہ غلط فہمیاں پھیلانے والے عنصر کی سختی سے گوشمالی کرے اس لئے ہمارا خیال ہے کہ ایک مشترکہ کانفرنس اس معاملہ کے طے کرنے میں بہت حد تک مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر دونوں ملک صلح و صفائی سے طے کرنے کا عزم صمیم کر لیں۔

مصالحانہ اقدام
مغربی ممالک کے وزرائے خارجہ

نے ایک اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسئلہ برلین اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش نہ کیا جائے۔ سیاسی مبصروں کا خیال ہے کہ یہ بات بہت ہی مصالحانہ ہے۔ امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ شائد روس پھر باہمی گفت و شنید کے ذریعہ اس مسئلہ کو حل کرنے پر آمادہ ہو جائے۔

اگر یہ امید درست بھی ثابت ہو۔ اور روس گفت و شنید کے لئے بھی آمادہ ہو۔ تو پھر بھی ہمیں امید نہیں ہے کہ فریقین ملکر کسی ایسے نتیجہ پر پہونچ جائیں گے۔ جس سے دنیا کے امن کو جو خدشہ ہے وہ مٹ جائے۔ جب تک فریقین کے اس نظریاتی اختلاف کو رفع کرنے کی تدابیر نہ سوچی جائیں۔ اس وقت تک حقیقی صلح و صفائی کی امید رکھنا بے کار ہے۔ روس اور جمہوری اقوام کے نظریات اس قدر متضاد ہیں کہ جب تک ایک وسطی نظریہ دریافت نہ کیا جائے۔ جو دونوں فریق اختیار کر لیں۔ اس وقت تک دونوں میں تصادم کا ہر وقت خطرہ لگا رہے گا۔ اسکے لئے تمام مغربی دنیا کی ذہنیت میں ایک وسیع انقلاب کی ضرورت ہے۔ جو موجودہ حالات میں بالکل غیر متوقع ہے۔

دونوں فریق اپنی اپنی تہذیب پر نازاں اور دونوں کوشاں ہیں کہ ساری دنیا کو اپنا ہم خیال بنا لیا جائے۔ دونوں کا انحصار اپنی اپنی تدابیر پر ہے۔ ایسی صورت میں یہ صاف ظاہر ہے کہ دونوں کی تہذیب ناقص ہے۔ کیونکہ جو چیز دنیا کے ایک حصہ کے لئے قابل قبول ہو۔ وہ دوسروں کے لئے بھی قابل قبول ہونی چاہیئے دونوں کا اس قدر تضاد خود اس بات پر شاہد ہے۔ کہ دونوں راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور دونوں کی فلاح کا حقیقی راستہ ان سے مخفی ہے۔ یہ تضاد محض عقل کے غلط استعمال کی عجوبہ کاری ہے۔ جس نے ان کو اخلاق اور مذہب سے بالکل بیگانہ کر رکھا ہے۔ اور نسل و وطن کے اصنام کی پرستش پر ان کو جھکا دیا ہوا ہے۔ اس لئے جب تک یہ لوگ خدا تعالٰے کی طرف نہیں آئیں گے۔ اور ایسے مذہب کو دریافت نہیں کریں گے۔ جو فطرت انسانی کے مطابق اصول زندگی پیش کرتا ہے۔ یہ نظریاتی تضاد نہیں مٹ سکتا۔ اور دنیا کی تباہی کا خدشہ دور نہیں ہو سکتا۔

اس لئے دنیا حقیقی امن کے سلسلہ میں موجودہ حالات میں مصالحانہ روش یا گفت و شنید کوئی خاص نتیجہ نہیں پیدا کر سکتی۔

رستگاری امیر

مرحبا اے لودھیانے کی جماعت کے امیر
جو رہا زیر ستم ہائے عدو۔ اب تک اسیر
رستگاری ہو گئی آخر خدا کے فضل سے
سب دعائیں کر رہے تھے احمدی برنا و پیر
مومنوں کو ابتلا آیا ہی کرتے ہیں مگر
ہوتا ہے انجام ان کا موجب خیر کثیر
ہے دعا گو اکمل محزوں کہ اے رب کریم
حضرت لائق کا۔ ان کے اہل کا۔ تو ہو نصیر

اکمل عفا اللہ عنہ

ولادت

اللہ تعالٰے نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے لڑکے کیپٹن ڈاکٹر محمد جی احمدی انچارج سول ہسپتال علی پور (ضلع مظفر گڑھ) کو پہلوٹھا لڑکا عطا فرمایا مولود کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے محمد عبد اللہ شاہ رکھا ہے۔ احباب کرام سے بچے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد حسین شاہ سیکرٹری امانت تحریک جدید از ربوہ متصل چنیوٹ ضلع جھنگ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل دوسروں سے مانگ کر پڑھتا ہے۔ وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کرتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکتوب پیرس

اقوام متحدہ اور قضیۂ یونان

از مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ اسلام مقیم پیرس

اقوام متحدہ کی طرف سے مقررہ بلقان کمیٹی کی تحقیقاتی رپورٹ اجلاس عام میں پیش ہونے کے لئے موصول ہو چکی ہے۔ اس رپورٹ میں ۱۲ر اکتوبر ۱۹۴۷ء تا ۱۶ جون ۱۹۴۸ء کے دوران میں کمیٹی مذکورہ کی مساعی پیش کی گئی ہیں۔ رپورٹ حسب ذیل تحقیقات و سفارشات پر مشتمل ہے۔

(۱) بظاہر حالات یونانی گوریلا افواج کو البانیہ۔ بلغاریہ اور یوگوسلاویہ سے امداد حاصل ہوتی رہی ہے۔

(۲) اگر یہ امداد جاری رہی تو کمیٹی کی رائے میں یونان کی سیاسی آزادی اور ملکی تسلط ہمیشہ خطرہ میں ہوگا۔ اور بلقان میں بین الاقوامی صلح اور تحفظ کو ہمیشہ خوف ہوگا۔

(۳) کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ جب تک یونان کی شمالی سرحد کے ساتھ ساتھ موجودہ بدامنی باقی ہے اقوام متحدہ کی طرف سے ایسی ہنگامی ایجنسی قائم کی جائے۔ کہ جو موجودہ بدامنی کے خلاف بلقانی ریاستوں کے درمیان باہم سمجھوتہ کی کوشش کرے

(۴) اس کے علاوہ کمیٹی ہذا نے یہ سفارش کی ہے کہ جنرل اسمبلی ان ذرائع پر غور کرے۔ کہ جن کے ماتحت البانیہ۔ بلغاریہ اور یوگوسلاویہ اس مجوزہ ایجنسی سے پورا پورا تعاون کر سکے۔

۱۲ر اگست ۱۹۴۸ء کو بلقان کمیٹی نے ایتھنز میں اپنے ایک اجلاس میں اس صورت حالات پر غور کیا۔ کہ جو گراموس کی پہاڑیوں میں گوریلا حملوں کی وجہ سے حکومت یونان کے لئے پیدا ہو چکی ہے۔ اس اجلاس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ البانیہ۔ بلغاریہ اور یوگوسلاویہ کی حکومتوں سے سفارش کی گئی۔ کہ اگر گوریلا سپاہی ان کے علاقوں میں داخل ہوں۔ تو انہیں فوراً غیر مسلح کر دیا جائے۔ اور انہیں ایسے کیمپوں میں بند کر دیا جائے کہ جہاں وہ کوئی سیاسی اور فوجی سعی نہ کر سکیں۔

قضیہ یونان پہلی بار ۲۴ر اگست ۱۹۴۶ء کو اقوام متحدہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جبکہ یوکرائن نے جنرل سیکرٹری اقوام متحدہ کو اطلاع دی کہ بلقان میں ایسی صورت حالات پیدا ہو چکی ہے۔ کہ جو یورپ کے امن کے لئے خطرہ کا باعث ہو سکتی ہے۔ یوکرائن کی اس اطلاع کے مطابق اس بلقانی صورت حالات کا سب سے بڑا سبب یونان میں انگریزی فوجوں کی موجودگی اور برطانوی فوجی نمائندوں کا ملک کے اندرونی معاملات میں دخل قرار دیا گیا۔ یوکرائن نے سیکرٹری جنرل سے خواہش کی کہ اس معاملہ کو ۲ر ستمبر ۱۹۴۶ء کو مجلس تحفظ کے ایجنڈا پر لایا جائے

۳ر ستمبر ۱۹۴۶ء کو مجلس تحفظ نے اس قضیہ کو اپنے ایجنڈا میں شامل کیا۔ ۱۳ ستمبر تک اس سلسلہ میں کوئی خاص کارروائی نہ کی گئی۔ چنانچہ اس دن یونانی ڈیلیگیشن نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اس معاملہ کی طرف فوری توجہ کے لئے درخواست پیش کی۔ کہ جو یونان اور ہمسایہ حکومتوں کے درمیان تنازعات کا باعث ہو رہا تھا۔

یوگوسلاویہ۔ البانیہ۔ بلغاریہ نے مجلس تحفظ سے درخواست کی کہ اس سلسلہ میں کارروائی کے موقعہ پر انہیں بھی شامل کیا جائے۔

۱۸ اور ۱۹ر دسمبر ۱۹۴۶ء کو مجلس تحفظ میں اس قضیہ پر غور کیا گیا۔ امریکی نمائندہ نے ایک تحریری قرارداد حسب ذیل امور پر مشتمل پیش کی۔ کہ

(۱) مجلس تحفظ اقوام متحدہ کے منشور کی شق ۳۴ کے ماتحت ایک تحقیقاتی کمیشن قائم کرے۔ جو یونان اور دوسری تین حکومتوں کے درمیان سرحدات کے عدم احترام کے واقعات کی پڑتال کرے

(۲) یہ کمیشن ۱۹۴۷ء کی مجلس تحفظ کے اراکین کے نمائندوں پر مشتمل ہو۔

(۳) کمیشن ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء تک تنازعات کے موقعہ پر پہنچ جائے

(۴) کمیشن کو یہ اختیار رہے کہ حسب ضرورت ان چار ملکوں میں تحقیق کر سکے۔

ایتھنز میں کمیشن کا پہلا اجلاس ۳۰ جنوری ۱۹۴۷ء کو منعقد ہوا۔ اور ۲ر اپریل کو بلگریڈ میں منعقدہ اجلاس میں تحقیقات کو مکمل کیا۔ اس عرصہ میں کمیشن کے ۲۷ اجلاس بلقان میں ہوئے۔ جن میں سے ۱۰ اجلاس یونان میں ۱۰ اجلاس بلغاریہ میں اور ۷ اجلاس یوگوسلاویہ میں

کمیشن نے آخری رپورٹ ۲۳ مئی ۱۹۴۷ء کو مجلس تحفظ کے سامنے پیش کی۔

۵ر ستمبر ۱۹۴۷ء کو مجلس تحفظ نے ۹ آراء کی تائید (روس اور پولینڈ نے اظہار رائے نہ کیا) سے یہ فیصلہ کیا کہ یہ تنازعہ مجلس تحفظ کے ایجنڈا سے ہٹا دیا جائے۔ اور سیکرٹری جنرل سے درخواست کی۔ کہ وہ تمام ضروری ریکارڈ جنرل اسمبلی کے لئے مرتب کر دے۔

امریکی ڈیلیگیشن کی درخواست پر یہ معاملہ جنرل اسمبلی کے دوسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایجنڈا پر رکھا گیا۔ سب کمیٹی ۱ سے ہو کر معاملہ اجلاس عام میں پیش ہوا۔ ۲۱ر نومبر ۱۹۴۷ء کو اجلاس عام نے اس سلسلہ میں حسب ذیل امور فیصلہ کئے۔

(۱) البانیہ۔ بلغاریہ اور یوگوسلاویہ سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ آئندہ یونان کے خلاف گوریلا افواج کی امداد نہ کریں۔

(۲) البانیہ۔ بلغاریہ۔ یوگوسلاویہ اور یونان سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ آپس کے تنازعات کا صلح کے ساتھ فیصلہ کریں۔

(۳) اس سلسلہ میں تین سفارشات بھی کی گئیں کہ باہم سفارتی تعلقات قائم کئے جائیں۔ رضاکارانہ طور پر پناہ گزینوں اور اقلیتوں کا تبادلہ کیا جائے۔ اور پناہ گزینوں کو سیاسی اور فوجی مساعی سے روکا جائے۔

جنرل اسمبلی نے ایک سپیشل کمیٹی مذکورہ فیصلہ جات کی تعمیل کے لئے قائم کی۔ آسٹریلیا۔ برازیل۔ چین۔ فرانس۔ میکسیکو۔ ہالینڈ۔ پاکستان۔ برطانیہ اور امریکہ اس کمیٹی میں شامل کئے۔ روس اور پولینڈ کے لئے اس کمیٹی کی رکنیت کا دروازہ کھلا رکھا گیا۔ مگر انہوں نے اس بناء پر شمولیت سے انکار کر دیا۔ کہ کمیٹی ہذا کو ایسے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ کہ جو کسی ملک کے اختیارات خصوصی اقوام متحدہ کے منشور۔ اور اس کے بنیادی اصول کے خلاف ہیں۔ اس کمیٹی کا پہلا اجلاس ۲۱ نومبر ۱۹۴۷ء کو پیرس میں منعقد ہوا۔ اور یکم دسمبر ۱۹۴۷ء کے بعد سالونیکا اور ایتھنز میں اس کے متعدد اجلاس ہوتے رہے۔ کمیٹی ہذا نے سرحدی تنازعات کے حل کی ہرچند کوشش کی۔ لیکن کمیٹی مفوضہ فرائض کو سر انجام نہ دے سکی۔ کیونکہ البانیہ۔ بلغاریہ اور یوگوسلاویہ نے سیکرٹری جنرل کو پہلے سے یہ اطلاع بھجوا دی تھی۔ کہ وہ کمیٹی ہذا سے کسی قسم کا تعاون نہیں کریں گے۔

بہرحال یونانی کمیشن اپنا کام کسی حد تک کرتا رہا۔ چھ گروپ نگرانی کے لئے مقرر کئے گئے۔ بعد میں اخراجات وغیرہ کی وجہ سے ان میں ترمیم و تخفیف کر دی گئی۔ نگرانی کے اس کام کے دوران میں ان گروپوں کے تین رکن لڑائی کے محاذوں پر شدید زخمی ہوئے۔

تم جلد سے جلد وصیت کرو

"اے دوستو جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے دینی حکم وصیت کی ہے اس نے نظام نو کی بنیاد رکھ دی ہے اس نظام نو کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے" (نظام نو)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی زندگی کا ایک واقعہ

جس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کشمیر میں سرکاری طبیب تھے۔ مہاراجہ صاحب کی آنکھیں بیمار ہو گئیں۔ مہاراجہ صاحب نے حضرت مولوی صاحب سے مشورہ کیا۔ مولوی صاحب نے میرے دادا کے بڑے بھائی حافظ شرف الدین صاحب حکیم چشم ساز کا مشورہ دیا۔ کیونکہ مولوی صاحبؓ کے اور میرے دادا صاحب کے برادرانہ تعلقات تھے۔ اور مولوی صاحبؓ میرے دادا صاحب کی قابلیت سے کما حقہ واقف تھے۔ مہاراجہ صاحب نے سرکار انگریزی کی معرفت میرے دادا صاحب کو دہلی بلوایا۔ اور جناب مولوی صاحب کا دستی خط بھی آیا۔ میرے دادا صاحب کشمیر میں پہنچ گئے۔ اور دوسرے دن آنکھوں کا ملاحظہ فرمایا۔ مہاراجہ صاحب نے دریافت فرمایا میری آنکھیں درست ہو سکتی ہیں۔ میرے دادا صاحب نے کہا کہ جب تک مکمل نظر بند نہ ہو جائے کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ اس پر مہاراجہ صاحب چپ ہو گئے۔ اور دو تین منٹ کی خاموشی کے بعد کہا کہ حکیم صاحب جس کی نظر بند ہو جائے کیا وہ زندہ رہ سکتا ہے میرے دادا صاحب نے کہا کہ اس کے متعلق خدا بہتر جانتا ہے۔ اس وقت ولیعہد بھی وہیں موجود تھا۔ مہاراجہ صاحب نے مولوی صاحب اور میرے دادا صاحب کو رخصت کیا۔ جب ہر دو اصحاب دروازہ سے باہر نکلے۔ تو ولیعہد تلوار سونت کر سامنے آ گیا۔ اور میرے دادا صاحب سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ قبل ازیں تم کسی دربار میں شامل نہیں ہوئے۔ تو اس پر میرے دادا صاحب نے کہا واقعی میرے لئے یہ پہلا موقعہ ہے۔ ولیعہد نے کہا کہ تم نے مہاراجہ صاحب کو یہ کیوں کہا کہ نظر بند ہونے پر علاج ہوگا۔ اگر وہ اسی صدمہ سے مر جاتے تو کون ذمہ وار ہوتے۔ میرے دادا صاحب کے کچھ کہنے سے قبل مولوی صاحبؓ بولے کہ ہم ملازم ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارا مذہب بھی ملازم ہے۔ اسلام میں جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے۔ اگر سچ بولنے سے مہاراجہ صاحب کی موت واقع ہوتی ہے تو ہو۔ ہم اپنے مذہبی اصول کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ اس پر ولیعہد بولا کہ اگر سرکار انگریزی کی ضمانت نہ ہوتی۔ تو سچ اور جھوٹ کا میں تب فیصلہ کرتا۔ میرے دادا صاحب دوسرے دن اجازت اور خلعت لے کر واپس چلے آئے۔

خاکسار: نیاز احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موضع دودہ ضلع شاہ پور

فوجی نکتۂ نگاہ سے مشرقی افریقہ کی اہمیت

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ مشرقی افریقہ)

برطانوی مشرقی افریقہ (ٹانگانیکا، یوگنڈا، کینیا کالونی) کا علاقہ دن بدن کئی وجوہ کی بناء پر خاص اہمیت حاصل کر رہا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں یہ سارا علاقہ حکومت برطانیہ کی مالی و دفاعی مشکلات اور بین الاقوامی پیچیدگیوں میں بطور دست راست کام دے گا۔ چنانچہ ہندوستان اور مشرق قریب سے برطانوی فوجوں کے چلے آنے، بین الاقوامی حالات کے دن بدن مخدوش ہونے اور آئندہ کی جنگ سے پیدا شدہ حالات کے پیش نظر ملک معظم کی حکومت مشرقی افریقہ کے علاقوں کو بہت بڑا بنانے کے لئے ایک عملی قدم اٹھا چکی ہے۔ اس سلسلہ میں فوجی ماہرین کا خیال ہے کہ بہتر ہوگا کہ جنگی و اقتصادی دقتوں کے پیش نظر جو سامنے نظر آ رہی ہیں افریقہ کے مختلف حصوں کی ڈومینینز بنا کر پھر ان سب کو یونائیٹڈ سٹیٹس آف افریقہ میں منسلک کر دیا جائے

اس قسم کی فیڈریشن اور باہمی اتحاد وقت کا طبعی تقاضا معلوم ہوتا ہے اور اس سے انکار نہیں کہ مغربی یورپ اور ملک معظم کی حکومت آئندہ مفاد اور بچاؤ کے لئے یہ بہترین ذریعہ اختیار کر سکتی ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس اتحاد اور فیڈریشن کے نتیجہ میں دوسری اقوام کے باشندے جو ان علاقوں میں یورپینوں سے زیادہ تعداد میں رہتے ہیں وہ پس جائیں گے۔ اور ان کا مستقبل ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ مشرقی افریقہ کے علاقوں کے الحاق۔ ایسٹ افریقن ہائی کمشن کا قیام ہندوستانیوں کے لئے موجب تسلی نہیں ہو سکا بلکہ جس قدر ترقی کی نئی سکیمیں جاری کی جا رہی ہیں۔ حتی المقدور ان میں انڈین اور دوسری اقوام کو الگ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر "گراؤنڈ نٹ کی سکیم" سے مترشح ہے کہ اس وقت گورنمنٹ کے مد نظر یہ پالیسی رہی ہے کہ کسی ہندوستانی کو اس میں حصہ نہ دیا جائے۔ ادھر جنوبی افریقہ کی پالیسی نہ صرف انڈین کے ہی خلاف ہے بلکہ وہاں کے اصل باشندوں کے بھی خلاف ہے۔ اس صورت میں ان علاقوں کا باہمی اتحاد دوسری اقوام کے لئے خطرات کا موجب بھی ہے۔ تاہم مذکورہ بالا فیڈریشن کا قیام خواہ وہ عارضی ہی کیوں نہ ہو یہ چونکہ جنگی خطرات اور بین الاقوامی مشکلات کے پیش نظر یہ تجویز پیش کی گئی ہے اس لئے اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دو باتوں کی اشد ضرورت ہوگی۔

اول ذرائع آمد و رفت کا موجودہ حالات و ضروریات اور وقت کے تقاضا کے مطابق عمدہ ہونا اور اس کے ساتھ وسیع سپلائی سنٹروں اور ڈپوؤں کا ہونا تا ضرورت کے وقت جلد سے جلد ضروری سامان ادھر ادھر بھجوایا جا سکے اور علاقوں کا تعلق ایک دوسرے سے قائم رہے۔ اور ایک دوسرے کی امداد جلد سے جلد کی جا سکے۔

دوم افریقن فوج کا قیام تا اندرونی امن و نظام ہر خطرہ کی حالت میں درست رہ سکے۔ اور بیرونی خطرات کے ساتھ اندرونی خطرات پیدا نہ ہو سکیں۔

ملک معظم کی حکومت اس وقت ممباسہ سے سترہ میل اندر ایک بڑا ڈپو میکنن روڈ مقام پر بنا رہی ہے۔ یہ ڈپو اس وقت اگرچہ ہندوستان سے فوج اور سامان وغیرہ کا آنا اور مشرق قریب کو خالی کرنے کی وجہ سے بنانا پڑا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۹۴۹ء میں یہ ڈپو مکمل طور پر تیار ہو جائے گا۔ سارے علاقہ میں صرف یہی ایک ایسا ڈپو ہے جو بہت بڑا اور خطرناک جنگ کے دوران میں بھی ہر طرح تسلی بخش طور پر مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس وقت انجینئرنگ کا قیمتی اور بہت بڑی تعداد کا سامان مشرق قریب سے لا کر یہاں محفوظ کیا جا رہا ہے۔ لیکن آئندہ حالات کے پیش نظر یہ ڈپو ایسے طور پر بنایا جا رہا ہے کہ ملٹری کی ہر قسم کی ضرورت کے سامان کو سٹور کرنے کے لئے یہ کافی ہوگا۔

اس وقت خرطوم سے لے کر جنوبی افریقہ تک اول درجہ کے چار ہوائی اڈے ہیں۔ دو کینیا کالونی میں یعنی نیروبی اور کسموں میں اور اور باقی دو ٹانگانیکا کے شہر دار السلام اور ٹبورا میں۔ جہاں بھاری ہوائی جہاز بھی اتر سکتے ہیں۔ اور چار انجن ہوائی جہازوں کے لئے تو بخوبی استعمال ہوتے ہیں۔ اور ہر قسم کے موسم میں ان سے کام لیا جاتا ہے۔ سارے مشرقی افریقہ کے لئے ایک الگ کمشنر آف ٹرانسپورٹ مقرر کر دیا گیا ہے جس کے ماتحت ہر سہ علاقوں کی ٹرانسپورٹ سروسز ایک کر دی گئی ہیں۔ اور کئی قسم کی اصلاحات اس سلسلہ میں سوچی اور اختیار کی جا رہی ہیں۔

باقی رہا فوج کا سارا جگہ نہایت ہی ضروری اور اہم سوال ہے۔ اب ہندوستان اور پاکستان کے آزاد ہو جانے کی وجہ سے یہ سوال اور بھی پیچیدہ ہو گیا ہے۔ اس کے حل کرنے کے لئے فوجی ماہرین کا خیال ہے کہ مشرقی افریقہ کی کمانڈ کے ایریا کی کل آبادی ایک کروڑ ستر لاکھ ہے۔ گذشتہ جنگ میں ہر قسم کی ملٹری ضروریات کے لئے اڑھائی لاکھ افریقن فوج میں بھرتی ہوئے تھے۔ اعداد شمار کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ انسانی نفری اس حد تک موجود ہے کہ اس میں سے ضروری معقول تعداد بعد انتخاب نکالی جا سکتی ہے۔ مگر اس منتخب حصہ کو کام میں تبھی لایا جا سکتا ہے جبکہ بہترین اور عمدہ برطانوی آفیسرز کافی تعداد میں ان کی فوجی تعلیم و تربیت کے لئے مل سکیں۔ ہر برطانوی افسر اس بات کا اہل نہیں کہ وہ ہر ایک افریقن کو تیار کر سکے بلکہ غیر معمولی قابلیت کے آفیسرز ہی یہ کام کر سکیں گے۔ اور افریقن کو ملٹری کی ضروریات کے لئے تیار کر سکیں گے۔ ہندوستانی فوج کے نکل جانے کی وجہ سے جو بہت بڑی کمی محسوس کی جا رہی ہے وہ اس طریق پر فوجی ماہرین کی رائے میں پوری کی جا سکتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ایک اور بڑی مشکل یہ ہے کہ بعض تجربہ کار لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر افریقن پر اس کی اصلیت ظاہر کر دی جائے تو وہ بجائے کام کے اہل ہونے کے نا اہل ہو جاتا ہے۔ ہندوستانی فوج کے پیچھے سینکڑوں سال کی تہذیب و تمدن اور تعلیم تھی جس نے اس کو اس درجہ تک پہنچایا۔ اس کے برعکس افریقن ایک ابتدائی تہذیب و تمدن کی قوم ہے۔ جس میں ابھی تک وہ صحیح جذبہ جو ایک ذمہ دار فوجی میں ہونا چاہیئے پیدا نہیں ہوا۔ اس بات کو خاص طور پر مد نظر رکھتے ہوئے فوجی ماہرین یہ کہہ رہے ہیں کہ اس مشکل کو دیکھتے ہوئے تو اعلیٰ درجہ کی قابلیت کے بہترین برطانوی آفیسرز بغرض تعلیم و تربیت مقرر ہونے چاہئیں۔ اس طریق سے بہت حد تک وہ افریقن کو قابل بنا سکیں گے۔

روزمرہ جنگی محکمہ کے اعلیٰ آفیسرز مشرقی افریقہ علی الخصوص کینیا میں آتے رہتے ہیں۔ اور حالات اور ان اقدامات کو دیکھتے رہتے ہیں جو اس غرض کے لئے یہ وہ اٹھائے جا رہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ جنگ چھڑ گئی۔ اور یہ جنگ شمالی اور مشرقی میں لڑنی پڑی تو افریقہ کی پوزیشن ایک وسطی علاقہ کی ہوگی۔ اور اس صورت میں سوڈان سے نیچے کا علاقہ علی الخصوص مشرقی افریقہ ایک اہم Base کے طور پر کام دے گا۔ جہاں سے شمال اور مشرق کی آمد و رفت کے ذرائع کی عمدگی جو معیاری رنگ میں جلد کی جائے گی اور میکنن روڈ کے وسیع ڈپو سے امداد پہنچائی جا سکے گی اس کے ساتھ ہی ممباسہ اور ٹنگانیکا کے قریب خیال کیا جاتا ہے کہ نیوی Base کے لئے بندرگاہوں کو اعلیٰ پیمانہ پر بنایا جائے گا۔ ممباسہ کی بندرگاہ تو پہلے ہی اگرچہ کافی اصلاح شدہ ہے لیکن مزید اس میں اصلاح کی جائے گی۔ اس سارے علاقہ کی کانڈ اور دوسری آبادی کی خوراک کے لئے لاکھوں ایکڑ زمین جو اس وقت گراؤنڈ نٹ کے لئے استعمال کی جانے کی تجویز ہے۔ بوقت اس سے خوراک پیدا کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ چنانچہ سکیم میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ اگر کسی وقت خوراک کی مشکل پیدا ہو جائے تو ان علاقوں سے جو وسیع رقبہ پر مشتمل ہوں گے کافی خوراک حاصل کی جائے گی۔

تازہ خبروں سے اس بات کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ بلجیم اپنی نوآبادی کونگو میں ہتھیاروں وغیرہ کے بنانے کے ہر قسم کے کارخانے جاری کرنے کی فکر میں ہے۔ جنوبی افریقہ میں پہلے سے ہی اس سلسلہ میں کافی کچھ موجود ہے۔ ادھر مغربی یورپ کی یونین بن جانے سے افریقہ میں جن جن حکومتوں کی آبادیاں ہیں وہ آپس میں بہت حد تک مشترکہ مفاد رکھنے کی وجہ سے متحد ہیں۔ ان دنوں حالات "متحدہ دفاع" کے لئے جو سکیم سوچی جا رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں مشرقی افریقہ کو Base بنایا جا رہا ہے یہ در اصل قابل غور سکیم نہیں رہی بلکہ عملی جامہ کئی رنگوں میں اختیار کر چکی ہے۔ اور مشرقی افریقہ کو فوجی نکتہ نگاہ سے اہم پوزیشن دے چکی ہے*

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

بروز اتوار شام ۳½ بجے مورخہ ۳۱ اکتوبر رتن باغ میں لجنہ اماء اللہ لاہور و قادیان کا مشترکہ جلسہ منعقد ہوگا۔ بہنیں وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں

مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

چوہدری مبارک علی صاحب موچی دکاندار محلہ دار الرحمت قادیان حال ہڑپہ ضلع منٹگمری مورخہ ۲۵ کو فوت ہو گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ میں افراد بہت تھوڑے تھے نماز جنازہ غائب پڑھی جائے۔ اور [illegible]

حضرت سیدہ مریم صدیقہ سلمہا ربہا کی ایم اے میں کامیابی پر

(از مکرم ابراہیم صاحب ریٹائرڈ انگلش ماسٹر چنیوٹ)

احباب کرام حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ سلمہا ربہا حرم ثالث حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایم اے میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہونے کی خوشکن خبر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ مسلمانوں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ مستورات بہت ہی کم ہیں۔ اور عربی میں ایم۔اے پاس کرنے والی عورتیں تو شاذ کا حکم رکھتی ہیں۔ عربی ام الالسنہ ہے۔ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا۔ احکام شریعت علم حدیث اور دیگر علوم دینیہ تمام عربی لباس میں ملبوس ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے مسلمانوں میں عربی پڑھنے اور پڑھانے کا جذبہ بہت ہی کم پایا جاتا ہے۔ حضرت مریم صدیقہ سلمہا ربہا نے ایف اے کے امتحان تک اپنے لائق اور علم دوست باپ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب (ریٹائرڈ سول سرجن) کی تربیت میں تعلیم حاصل کی۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عقد نکاح ہو جانے پر براہ راست حضرت امام ایدہ اللہ کی نگرانی میں اپنی دینی و دنیاوی تعلیم کی تکمیل کی۔ بی۔اے پاس کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ خلفاء کرام اور سلسلہ کے دیگر بزرگوں کی تصانیف پر عبور حاصل کیا۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق متعدد امتحانات پاس کئے۔ اور بعض میں نمایاں طور پر کامیابی حاصل کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ یا حضور کی نگرانی میں قرآن کریم اور احادیث کا مفصل مطالعہ کیا۔ اور حضور اور حضور کے مقرر کردہ اساتذہ سے استفادہ کر کے دینی علوم میں دسترس حاصل کی۔ ان علمی مشاغل کے علاوہ جماعتی امور مثلاً لجنہ اماء اللہ میں قابل قدر کام کیا اور بحیثیت جنرل سیکرٹری عورتوں کے اس واحد قومی ادارہ کو منظم، مضبوط اور مفید بنایا۔ اس کے علاوہ میرے ذاتی علم کے مطابق، متعدد امور کی سرانجام دہی میں جن کی طلبا ایک تعلیم یافتہ اور معتمد علیہ رفیقہ حیات سے ایک مصروف کار ذمہ دار۔ فرض شناس۔ قابل رشک و فخر خاوند کو امید ہو سکتی ہے۔ حضور کے فرائض کی ادائیگی میں ذمہ دارانہ طور پر حضور کا ہاتھ بٹایا۔ اس قدر مصروفیت کے باوجود چند گنتی کے مہینوں میں ایم۔اے کا کورس پورا کر کے کامیابی حاصل کر لینا یقیناً آپ کی خداداد ذہانت اور فرض شناسی پر دال ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کامیابی کو آپ کے لئے۔ حضرت امیر المومنین اور آپ کے خاندان کے لئے بلکہ تمام جماعت کے لئے جن کی بہبودی اور بہتری حضور اور حضور کے اہل بیت کے مد نظر ہے اور جن کا ہر بظاہر ذاتی اور انفرادی فعل بھی در اصل جماعتی اور ملی حیثیت رکھتا ہے مبارک کرے اور حضور کو آپ کی ذات سے جو توقعات ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو پورا کرنے کا سامان پیدا کرے۔ آمین۔

آپ کی ایم اے میں جو کسی مضمون کا اعلیٰ ترین امتحان ہے کامیابی سے اسلامی شعار پر ایک اعتراض بھی دور ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ عام طور پر نام نہاد آزادی کے دلدادہ یہ کہا کرتے ہیں کہ عورتیں پردہ کرتے ہوئے علم حاصل نہیں کر سکتیں۔ اور اس طرح ایک بہت بڑی نعمت سے محروم رہتی ہیں۔ ایسے آزاد خیال طبقہ کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت ممدوحہ نے ایم اے تک کی ڈگری اساتذہ سے باپردہ رہتے ہوئے حاصل کی ہے۔ اور اپنی کامیابی سے ثابت کر دیا ہے کہ پس پردہ بیٹھ کر اساتذہ سے پڑھنا اعلیٰ تعلیم کے راستہ میں ہرگز حائل نہیں ہوتا کاش کہ ہماری مسلمان بہنیں جو پردہ کو خواہ مخواہ مطعون کرتی رہتی ہیں۔ اس نیک مثال سے ہی سبق سیکھیں۔

سیدہ ام متین سلمہا ربہا کے ساتھ دو اور احمدی بہنیں بھی ایم۔اے میں کامیاب ہوئی ہیں ان کی کامیابی بھی نہ صرف ان کی ذات کے لئے بلکہ جماعتی طور پر ہمارے اقتدار بڑھانے کا موجب ہوئی ہے۔ ہماری جماعت کی تعداد کے پیش نظر تین معزز مستورات کا ایم اے پاس کر لینا یقیناً قابل ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی کامیابی کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

تحصیل چنیوٹ میں احمدی دوستوں کو زمین خریدنے کی اجازت نہیں

جماعت احمدیہ اور سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کوئی احمدی دوست تحصیل چنیوٹ بشمول سب تحصیل لالیاں، ضلع جھنگ میں صدر انجمن احمدیہ کی اجازت کے بغیر زمین نہ خریدیں۔ اس لئے احباب کو اس امر میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ فردی منافع جماعتی منافع پر ہمیشہ قربان کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ مخلصین جماعت پوری طرح اس فیصلہ کی تعمیل کریں گے۔ اگر کوئی دوست کوئی زمین اس علاقہ میں بغیر اجازت خریدیں گے تو ان سے امید کی جائیگی کہ اصل لاگت پر وہ زمین سلسلہ کے پاس فروخت کر دیں۔ اس کے علاوہ جماعتی تاوان بھی لگ سکتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے صدر انجمن احمدیہ سے اجازت لے کر جس کے معنی امور عامہ کی اجازت کے ہیں۔ زمین خریدیں گے ان پر الزام نہ ہوگا۔ (نائب سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

ہمارا سالانہ جلسہ قریب سے قریب آرہا ہے امید ہے اس مرتبہ یہ جلسہ ہمارے نئے مرکز ربوہ میں ہوگا۔ اور یہاں تمام انتظامات نئے سرے سے کرنے ہوں گے حتیٰ کہ رہائش کے لئے بھی خاص انتظامات کرنے ہوں گے۔ کیونکہ اس وقت وہاں کوئی بھی مکان نہیں۔ خورد و نوش روشنی، پانی، صفائی تمام ہی انتظامات مد نظر ہیں۔ اسی قسم کے اخراجات کے لئے احباب جماعت کے مشورہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ جلسہ سالانہ ہر احمدی پر جس کی کوئی آمد ہے لازم قرار دے دیا ہوا ہے۔ اس کی شرح سال کی آمد کا ایک سو بیسواں حصہ ہے یعنی جس شخص کی ماہوار آمد سو روپیہ ہو یا سالانہ آمد بارہ سو روپیہ ہو اس کے لئے سال بھر میں دس روپیہ صرف بطور چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا ضروری ہے۔

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ذمہ سالانہ جلسہ کا چندہ جلد از جلد اپنے مقامی سیکرٹری مال یا محصل کو ادا فرمائیں۔ یا اگر براہ راست مرکز میں چندہ بھجواتے ہوں تو مرکز میں بھجوا دیں تا جلسہ سے متعلق ضروری امور کی سرانجام دہی میں تنگی کی وجہ سے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظر بیت المال

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں عربی کلاس

لاہور کے مصروف پیشہ ور اور علم دوست اصحاب کے لئے جن کو پہلے عربی پڑھنے کا موقعہ نہیں ملا لیکن اب اس کمی کو پورا کرنا چاہتے ہوں۔ تعلیم الاسلام کالج لاہور نے ایک عربی کلاس کا انتظام کیا ہے جو ہفتہ میں تین بار شام کے سات بجے ہوا کرے گی۔ کورس پچاس لیکچروں پر مشتمل ہوگا اور چار ماہ میں ختم کر دیا جائے گا۔ کلاس ۹ نومبر سے شروع ہو رہی ہے۔ دیگر کوائف تعلیم الاسلام کالج لاہور سے معلوم کریں۔

(پرنسپل)

کیا آپ وعدہ ادا کرنیوالوں میں آخری آدمی بننا پسند کریں گے؟

تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر قریب سے قریب تر آرہی ہے۔ کیا آپ اپنا وعدہ ادا کر کے خدا تعالیٰ کے اس قرض کو اتار چکے ہیں؟ اگر نہیں تو انتظار کس بات کا ہے۔ کیا آپ وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی بننا پسند کریں گے؟ یاد رکھیں تحریک جدید کے بجٹ کا دارومدار آپ کے وعدے کی ادائیگی پر ہے۔ اگر آپ کا وعدہ وقت کے اندر ادا نہ ہوا تو اس سے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کو جو نقصان پہنچے گا۔ اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

یہودیوں نے قائم مقام ثالث کے احکام ماننے سے انکار کر دیا

تل ابیب ۲۸ اکتوبر۔ کل اسرائیلی حکومت نے قائم مقام ثالث ڈاکٹر بنچ کے احکامات ماننے سے انکار کر دیا۔ قائم مقام ثالث نے یہودی فوجوں کو حکم دیا تھا کہ وہ نجب میں سے ہٹ کر اپنی سابقہ پوزیشنوں پر واپس لوٹ جائیں۔ اسرائیل کے وزیر خارجہ موشے شرناک نے یہ دلیل پیش کی ہے کہ سلامتی کونسل کے لڑائی بند کرنے کے ریزولیوشن کے ذریعہ قائم مقام ثالث کو اختیار نہیں تھا کہ وہ فوجوں کو اپنی سابقہ چوکیوں پر واپس جانے کے احکامات جاری کر سکیں۔

یہاں مبصرین کا خیال ہے کہ یہودیوں کے واپس اپنی چوکیوں پر آنے کے کوئی امکانات نہیں ہیں اگرچہ ان کو یہ بھی خطرہ کیوں نہ ہو کہ ان پر عارضی صلح کو توڑنے کا الزام لگا دیا جائیگا (اسٹار)

عراقی ولی السلطنت کی شادی پر کوئی نمود و نمائش نہ ہوگی

بغداد ۲۸ اکتوبر۔ اگرچہ فلسطین کی صورت حال کی وجہ سے آج عراق میں ہونیوالی شاہی شادی کے بعد معمول کے مطابق تقریبات منائی نہیں جائیں گی۔ لیکن اہل عراق بہت خوشی کا اظہار کر رہے ہیں اور مصر اور عراق کے درمیان عمدہ تعلقات قائم کرنے کے سلسلے میں ہاشمی شاہی خاندان کے مصر سے اتحاد کو ایک اہم قدم سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

عروس مس فبیزہ الطرابلسی کل رات بغداد کے لئے روانہ ہو چکی تھیں۔ یہ اعلان کیا گیا کہ جو رقم غیر معمولی طور سے تقریبات پر خرچ ہونی تھی وہ عراق میں فلسطینی عرب پناہ گزینوں کی امداد کے لئے دیدی جائے گی (اسٹار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مارشل اٹلانٹک یونین کے سپریم کمانڈر کی حیثیت میں

پیرس ۲۸ر اکتوبر:- پیرس میں یہ پیشین گوئی کی گئی ہے۔ کہ ۷ قوموں کے اٹلانٹک میثاق کے آئندہ سال کے اوائل تک مکمل ہو جانے کی توقع ہے یہ میثاق امریکہ اور کناڈا کو بیلجیم ہیدرلینڈ اور لکسمبرگ کے ساتھ دفاعی اتحاد میں شامل کر دیگا اور اس کے بعد بحری۔ بری اور دفضائی فوجوں کو ایک امریکی سپریم کمانڈر مقرر کیا جائے گا

اس عہدہ کیلئے امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر مارشل کا نام لیا جا رہا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ آئندہ ماہ کے صدارتی انتخاب کے بعد ان کے عہدہ سے الگ ہو جانے کا امکان ہے۔ (اسٹار)

شام فرانک بلاک میں شامل نہیں ہوگا

دمشق ۲۸ر اکتوبر: شام کے وزیر اعظم جمیل مردام بے نے اس اطلاع کی تردید کی کہ فرانس اور شام کے درمیان ایک نے مالی معاہدہ کی گفت و شنید ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مذاکرات کا تعلق صرف فرانس کے قرضہ سے تھا۔

یہودیوں کی جارحانہ کاروائیوں کو ختم کرنے کی تحریک

برطانیہ اقوام متحدہ سے پابندیاں لگانے کی درخواست کریگا

پیرس ۲۸ر اکتوبر:- برطانوی حلقوں کا کہنا ہے کہ آج سلامتی کونسل کو چارٹر کی دفعہ سات کے تحت یہودیوں پر پابندیاں لگانے کے لئے حرکت میں لایا جائے گا۔ یہ کوشش یہودیوں کی عارضی صلح کی خلاف ورزیوں کے ذیراثر کی جائے گی۔ لیکن ابھی تک سلامتی کونسل کے دیگر وفود میں کسی قسم کی سرگرمی نہیں پائی جاتی۔

بعض عرب حلقے یہاں اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ سلامتی کونسل کی کارروائی کی امید صرف برطانوی کوشش پر منحصر ہے۔ کیونکہ برطانیہ ہی صرف ایسا ملک ہے۔ جو اس حقیقت سے آشنا ہے۔ کہ اس وقت کونسل کے اختیارات کا تمام تر مسئلہ خطرے میں ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ جب انہوں نے عربوں کے مسئلہ کا احساس کیا اور کل کی میٹنگ کے بعد بالکل ابہام کو دیکھا۔ تو برطانیہ نے اس بات پر بہت تشویش کا اظہار کیا کہ سلامتی کونسل ثالث کے صاف بیان کو ماننے کے لئے متذبذب ہے۔

برطانوی وفد حقیقت میں بہت مضطرب ہے کیونکہ لابی کے حلقوں میں بہت سی زیادہ انجماد ہے یہ انجماد میٹنگ کے انجماد سے زیادہ عجیب ہے۔ کیونکہ اس سے کونسل کے انجماد کا علم پہلے سے ہو گیا ہے۔ برطانیہ کو خوف ہے۔ اس قسم کا انجماد آج کی میٹنگ میں بھی قائم رہے گا۔ برطانیہ ایک چھوٹے سے ہم نوا گروپ کو اپنے ساتھ لینے کی امید رکھتا ہے۔ اس سے کچھ غیر جانبدار ممالک کے اپنے ساتھ ہونے کی امید نہیں ہے جنہوں نے برلن کا مسئلہ طے کرنے کے لئے ایک ریزولیوشن پاس کیا تھا کہ اس سے مل کر پابندیوں کی شرائط منع کریں۔

اگر دیگر مندوب کسی قسم کی کاروائی پر رضامند نہ ہوئے۔ تو برطانیہ اکیلا ایک تجویز پیش کریگا۔ اس تحریک کی اہمیت یہ ہے۔ کہ صیہونیوں کو یہ علم ہو جائے گا کہ ان کو سلامتی کونسل کی کسی قسم کی کارروائی نہ کرنے کا جو گمان ہے وہ غلط ہے۔ لابی کے حلقوں کے شہادات کی بنا پر ابھی تک یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آیا آج کونسل کی میٹنگ میں یہودیوں کی غیر مشروط طور پر ملامت کی جائے گی یا نہیں۔ (اسٹار)

برطانوی مصری مذاکرات کا اجراء

پیرس ۲۸ر اکتوبر:- ذمہ دار مصری حلقے قاہرہ میں پھیلی ہوئی ان اطلاعات کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے ہیں کہ برطانوی مصری سوال پر پھر بحث و تمحیص شروع ہو گی۔

ان اطلاعات کا سبب بظاہر لندن میں مصری سفیر امر پاشا کے قاہرہ جانے کی اطلاع ہے۔ اور انہیں برطانیہ کے حلقوں میں کچھ زیادہ اہمیت نہیں دی جا رہی ہے ایک ذمہ دار مصری ترجمان نے بیان کیا کہ اس وقت جب کہ دنیا روس کی وجہ سے نازک صورت حال میں مبتلا ہو گئی ہے۔ برطانیہ اور مصر کے درمیان نازک نوعیت کے مذاکرات شروع کرنے کا موزوں وقت نہیں ہے

برطانیہ اور مصر کے باہمی اعتماد کی حالت نازک ہو گئی ہے۔ اور اس دشواری کا موجودہ عالمگیر حالت کے پیش نظر آسانی سے دور ہو جانے کا امکان نہیں ہے۔ (اسٹار)

—— دمشق ۲۸ر اکتوبر: شام و لبنان کے درمیان ہوا بازی کے معاہدہ کی گفت و شنید مکمل ہو چکی ہے۔ اور ایک معاہدہ پر جلد ہی دستخط ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

خواجہ ناظم الدین کو پارک ایڈ ویز کے جہاز پر پرواز کی دعوت

کراچی ۲۹ر اکتوبر:- میسرز پارک ایڈ ویز نے پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین کو کراچی اور اس کے اردگرد کے علاقے پر آدھ گھنٹہ کی پرواز کے لئے دعوت دی ہے۔ خواجہ صاحب ایک نئے خریدے ہوئے اسکائی ماسٹر ہوائی جہاز پر پرواز کریں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مشرق وسطی کے ہوائی سروس کے افتتاح سے قبل گورنر جنرل کو پرواز کرائی جائے گی۔ یاد رہے کہ پارک ایڈ ویز نے حال ہی میں امریکہ سے چار انجنوں والے اسکائی ماسٹر ہوائی جہاز خریدے ہیں۔ ان جہازوں میں ۵۰ مسافر آ سکتے ہیں ان جہازوں میں موجودہ طرز کے عیش و آرام کے سامان لگائے گئے ہیں۔ اب جہازوں میں سینما دکھلایا جا سکتا ہے۔ اور ہر ایک نشست پر ریڈیو کا پروگرام سننے کے لئے ٹیلیفون لگایا گیا ہے۔ یہ تمام چیزیں مسافروں کی فرحت اور شادمانی کے لئے مہیا کی گئی ہیں۔ (اسٹار)

امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں (اسٹالن)

ماسکو ۲۸ر اکتوبر:- آج مارشل سٹالن نے روس کے سرکاری اخبار "پراودا" کے نامہ نگار خصوصی سے ملاقات کے دوران یہ اعلان کیا کہ امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس کا رویہ سخت جارحانہ ہے۔ اور وہ جنگ کے شعلے بھڑکانے کے درپے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حفاظتی کونسل میں قضیہ برلن کے متعلق مذاکرات کامیاب نہیں ہو رہے۔ مارشل سٹالن نے کہا کہ ۳۰ر اگست کو ماسکو میں مغربی ممالک کے سفیروں سے جرمنی میں مارک جاری کرنے کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا تھا۔ لیکن امریکہ اور برطانیہ نے اپنے نمائندوں کی طرف سے کئے گئے سمجھوتے پر خط تنسیخ کھینچ دیا۔ بعد ازاں پیرس میں بھی غیر سرکاری طور پر سمجھوتہ ہو گیا لیکن اس دفعہ بھی اس انتظام کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا گیا۔

مارشل سٹالن سے دریافت کیا گیا۔ کہ پیچیدہ بین الاقوامی صورت حال کی اصلاح کیونکر ممکن ہے؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ جب تک امریکہ اور برطانیہ جارحانہ پالیسی اور جنگ کو دعوت دینے کی روش پر عمل پیرا ہیں۔ کوئی اصلاح احوال ممکن نہیں۔ برطانیہ میں چرچل اور ان کے جارحی جنگی طبیعت والوں کی عمل برداری کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ بھول گئے ہیں۔ کہ گذشتہ عالمگیر جنگ نے دنیا کو کس قدر مصائب و آلام سے ہمکنار کیا تھا۔

بلوچستان میں وسیع اصلاحات کا مطالبہ!

ریاستوں کو ملانے کی قاضی عیسیٰ کی تجویز!

کراچی ۲۸ر اکتوبر:- مطلع ہی ہیں قاضی محمد عیسیٰ خان بلوچستان لیگ کے دوبارہ صدر مقرر ہوئے ہیں انہوں نے اسٹار کے نامہ نگار کو ایک مخصوص بیان دیتے ہوئے یہ تجویز پیش کی کہ بلوچستان کے قبائلی ریاستی اور غیر ریاستی علاقے کو متحد کر دیا جائے۔ اور یہ مطالبہ کیا کہ بلوچستان کے پولیٹیکل افسران کے اختیارات میں کافی حد تک کمی کر دی جائے بلوچستان کے مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے قاضی صاحب نے کہا۔ "جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے۔ وہاں قبائلی علاقے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ یہ سوال صوبہ سرحد میں پیدا ہوتا ہے۔ صوبہ سرحد کے برعکس ہمارے ہاں کے قبائلی علاقے کے لوگوں نے سابقہ استصواب رائے عامہ میں حصہ لیا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے وہ نشست بھی حاصل کر لی۔ جو دستور ساز اسمبلی کے لئے صوبے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے بلوچستان میں قبائلی اور غیر قبائلی علاقے کا جھگڑا قطعی طور پر نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اس کے باوجود اس قسم کی غلط بات بیان کرنے اور صوبے کے سیاسی ڈھانچے کے متعلق افتراق اور تفریق بیان کرے۔ تو پاکستان کی حکومت کو اس کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیئے۔

بلوچستان کی ریاستوں کا تذکرہ کرتے ہوئے قاضی محمد عیسیٰ خان نے کہا۔ بلوچستان کی چاروں ریاستیں پاکستان میں شامل ہو گئی ہیں۔ اسے ہاں کے باشندوں کی بہبودی کا بار پاکستان کے کاندھوں پر ہے اس طرح سے دوسرے صوبوں کے باشندوں پر بھی ان کی بہبودی کا بوجھ آتا ہے۔ پاکستان کو یہ بات بخوبی معلوم ہے۔ کہ ان میں سے کوئی ریاست علیحدہ علیحدہ عوام کی ترقی اور فلاح کو بڑھانے کے لئے کوئی کام نہیں کر سکتی۔ اس لئے ان کا تمام تر بار پاکستان کے ذرائع پر ہوگا۔

برطانیہ کو ہندی جوٹ کی برآمد

ڈنڈی ۲۸ر اکتوبر:- ڈنڈی کے تجارتی حلقوں میں اس اطلاع پر اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ حکومت ہند نے ہند میں کاشت کردہ جوٹ کی برآمد کے اجراء کی اجازت دیدی ہے۔ لیکن برطانیہ کے واسطے مقرر شدہ مقدار کی کمی پر مایوسی کا اظہار کیا گیا ہے آئندہ دو ماہ کے لئے تمام ملکوں کے لئے ۲½ لاکھ گانٹھ مقرر کی گئی ہیں۔ ان میں سے برطانیہ کا حصہ ۵۰ ہزار گانٹھوں پر مشتمل ہے۔ (اسٹار)

جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ

سیالکوٹ کیلئے جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ بس میں سفر کریں جو وقت مقررہ پر سرائے سلطان سے چلتی ہیں۔ کرایہ اچھی سروس کے مطابق لیا جاتا ہے۔

سردار خان مینیجر سرائے سلطان لاہور

تارہ تھریڈ بال فیکٹری وارڈ نمبر ۱۲ گوجرانوالہ ضلع لائلپور

ہاتھ و مشین کی سلائی کے لئے آپ کے دھاگے کے گولے لحافوں و ہینڈ نٹنگ کے استعمال کے گولے رنگین۔ سفید بہت سستے داموں پر تارہ ٹیکسٹائل فیکٹری۔ آج ہی لکھیں یا خود تشریف لائیں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اب دہلی نہیں۔ لاہور اپنے گھر کی تمام طبی ضرورت کے لئے **علامہ حکیم احمد سعید پھلوری ماہر نبض کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں** مایوس مریضوں کے لئے امید گاہ ہے اس کو کاٹ کر اپنے پاس رکھئے۔ اور مایوس مریضوں کو دیجئے مینیجر ہمدرد دواخانہ بالمقابل وچھو والی لوہاری گیٹ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی پنجاب میں جرائم کے اعداد و شمار

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مغربی پنجاب میں اگست ۱۹۴۸ء کے دوران میں جرائم کے جو اعداد و شمار مرتب ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جرائم اگست ۱۹۴۶ء اور اگست ۱۹۴۷ء دونوں سالوں سے بڑھ کر ہوئے ہیں پچھلے سال کا ماہ اگست تو عین فسادات کا مہینہ تھا۔ اس لئے اس کے اعداد و شمار کی روشنی میں صحیح مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ سنگین جرائم یعنی قتل اور ڈکیتی کی وارداتوں کے اعداد و شمار یہ ہیں:-

اگست	۱۹۴۶	۹۴
اگست	۱۹۴۷	۷۵۹
اگست	۱۹۴۸	۱۵۸

چوری اور نقب زنی کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا ہے اگست ۱۹۴۶ء میں ۳۶۶۵ وارداتوں کا اندراج ہوا۔ اور اگست ۱۹۴۸ء میں یہ تعداد ۳۸۹۵ تک پہنچ گئی۔ اس اضافہ کی وجہ آبادی کی حد درجہ زیادتی اور پناہ گیروں کی بحالی میں دیر کے علاوہ یہ بھی ہے کہ مغربی پنجاب میں کئی ایسے عادی مجرم بھی پہنچ گئے جن کے گذشتہ حالات سے یہاں کی پولیس قطعاً بے خبر تھی۔ کچھ حد تک سیلاب بھی م

م جرائم میں اضافے کا موجب ہوا کیونکہ کئی جگہ لوگ اپنے گھروں کو حفاظت کے بغیر چھوڑ کر نکل بھاگے تھے۔

اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن کے سامنے پاکستان کی رپورٹ

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شنگھائی میں ایشیا اور مشرق بعید کے لئے اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن کے ہیڈ کوارٹر کے سامنے حکومت پاکستان نے مملکت کی تازہ ترین اقتصادی صورت حال کے متعلق ایک بسیط رپورٹ پیش کی ہے۔

یہ رپورٹ جلد ہی یہاں شائع کر دی جائیگی۔ متحدہ ہندوستان کی حکومت نے جو مشاہدات کمیشن مذکور کے سامنے پیش کئے تھے۔ اس رپورٹ میں پاکستان کے متعلق ان مشاہدات کی بعض غلطیوں کو بھی ظاہر کیا گیا ہے (اسٹار)

باغیوں کو یمن میں معافی

عدن ۲۸ اکتوبر۔ یمن کے امام احمد نے شیخ محمد نعمان کو معافی دے دی ہے۔ اسوقت وہ یمن کی حالیہ ناکام بغاوت میں ملوث ہونے کے سبب سے حجہ کے جیلخانہ میں ہیں توقع ہے کہ انہیں ایک اہم عہدہ دیا جائیگا۔ قاضی محمد محمود از دبائری کو بھی معاف کر دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

— عدن ۲۸ اکتوبر۔ یمن اور ایتھوپیا کے درمیان دوستی کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)

ناخوشگوار واقعات اور اچانک حادثات کی ذمہ داری امریکہ اور برطانیہ پر ہوگی

امریکہ اور برطانیہ کو روس کا شدید انتباہ

لندن ۲۹ اکتوبر۔ ہوائی سفر سے متعلق حفاظتی قواعد کے بارے میں برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے روس کے خلاف جو احتجاج کیا جاتا رہا ہے۔ روس نے اسے ٹھکراتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ جب تک برلن کے ہوائی راستے پر چار طاقتوں کے متحدہ کنٹرول کے متعلق روس کے مطالبات کو پورا نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت تک اس کے نتیجے میں ظاہر ہونے والے حادثات اور تنازعات کی تمام تر ذمہ داری برطانیہ اور امریکہ پر ہوگی جو سمجھوتہ کی اصل راہ سے عمداً گریز کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایٹم بم سے بچاؤ کی موثر تدابیر

برن ۲۹ اکتوبر۔ سوئٹزرلینڈ کے چیف آف دی جنرل سٹاف نے انکشاف کیا ہے کہ سوئٹزرلینڈ کی حکومت ایٹم بم سے بچاؤ کی بعض نہایت اہم سکیموں پر غور کر رہی ہے۔ ایٹم بم کے اثر سے پیدا ہونے والے "موت کے بادلوں" سے بچاؤ کیلئے وسیع پیمانے پر تحقیقات کی جا رہی ہے اگر ان سکیموں میں خاطر خواہ کامیابی نصیب ہو گئی تو پھر فوجوں اور دفاعی کام کرنے والوں کو ایٹم سے بچاؤ کے متعلق ایک خاص نصاب پڑھایا جائے گا اور ایسی محفوظ پناہ گاہیں تیار کی جائینگی۔ جن کی دیواریں دو دو فٹ چوڑی ہونگی۔ اور نہایت درجہ سنگین ہونگیں۔ (اسٹار)

کاریں خریدنے کے خواہشمند افسران کی اطلاع کیلئے لاہور ۲۹ اکتوبر۔ صوبائی حکومت کے افسر اگر نئی کار خریدنا چاہیں تو وہ اپنے محکمے کے اعلیٰ افسر کی وساطت سے مجوزہ فارم پر درخواست دے سکتے ہیں جو صوبائی ٹرانسپورٹ کنٹرولر نمبر ۱ ممزنگ روڈ لاہور سے مل سکتے ہیں کاریں لاہور میں میسرز پیارے لال اور میسرز شاہنواز کے پاس آ رہی ہیں۔

اقوام متحدہ کمزور قوموں کے تحفظ میں ناکام رہی

عربوں کے حالیہ مذاکرات کی افادیت پر شاہ عبداللہ کے تاثرات

عمان ۲۸ اکتوبر۔ حال ہی میں عمان میں جو مذاکرات ہوئے تھے اور جن میں تمام دنیائے عرب نے حصہ لیا تھا۔ انہیں شاہ عبداللہ نے اسٹار سے ایک انٹرویو میں بہت فوائد کا حامل بتایا ہے۔

شاہ عبداللہ نے کہا کہ وہ مذاکرات خصوصاً اس وجہ سے (اور بھی) مفید ہیں کہ ان کی وجہ سے عرب لیڈروں کو ایک جگہ مجتمع ہونے کا موقع ملا اور وہ دنیائے عرب میں وقوع پذیر ہونے والی تمام نئی باتوں کو سن سکے

شاہ عبداللہ نے مزید کہا کہ "تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اقوام متحدہ اب تک ان چیزوں کو حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ جن کی ہمیں توقع تھی۔ انڈونیشیا اور فلسطین کے معاملات اور حیدرآباد اور ہند میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات سب سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے پاس اپنی بھی طاقت ہونی چاہیئے۔ برلن کے معاملہ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ غالباً اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ طاقتور ہر اس فیصلہ کو مسترد کر سکتا ہے جسے وہ پسند نہیں کرتا

عرب لیگ اور فلسطین کے سوال کے متعلق شاہ عبداللہ نے کہا کہ عرب ابھی تک جنگ کر رہے ہیں۔ لیکن فتح خداوند قدوس کے ہاتھوں میں ہے"۔

آخر میں انہوں نے کہا کہ "مجھے فلسطین کے عرب مہاجرین کے مسئلہ کے متعلق بہت تشویش ہے۔ کیونکہ آئندہ موسم گرما میں شرق اردن ان کے متعلق اپنے فرائض کو مناسب طور پر ادا نہ کر سکے گا۔ اپنے محدود وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے جو کچھ ممکن تھا کیا ہے" (اسٹار)

لبنان سے امداد کی اپیل

بیروت ۲۸ اکتوبر۔ شمالی لبنان کے گورنر امیر عبدالعزیز شہاب اور گلیلی کے گورنر نے عرب پناہ گزینوں کے لئے حکومت لبنان سے کپڑے غذا اور دوا سے فوری طور پر امداد کرنے کی اپیل کی ہے (اسٹار)

سیوریج کا عزم کراچی

کوئٹہ ۲۸ اکتوبر۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ مسٹر سی جی سیوریج کوئٹہ سے کراچی کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ کراچی میں ان کے ۵ روز قیام کرنے کی توقع ہے (اسٹار)

یو پی کے بدنام ممبران اسمبلی کی خفیہ فہرست

بنارس ۲۹ اکتوبر۔ اسٹار کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو پی ایک "بلیک لسٹ" تیار کر رہی ہے جو ان ممبران اسمبلی پر مشتمل ہوگی جن پر آج تک علی الاعلان یا در پردہ کنبہ پروری رشوت ستانی اور اسی قسم کی دیگر بد عنوانیوں کے الزامات لگتے رہتے ہیں۔ اس فہرست میں ان ایم۔ ایل۔ اے صاحبان کو بھی شامل کیا جائیگا جو ذاتی منفعت کی غرض سے اپنے اثر و رسوخ کو ناجائز طور پر استعمال کرتے رہے ہیں اور منتخب ہونے کے بعد سے ان کی مالی حالت پہلے کی نسبت کئی گنا زیادہ بہتر ہو گئی ہے محکمہ اطلاعات کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ اس قسم کے مشکوک لوگوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگرانی کا انتظام کرے (اسٹار)

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا دو روزہ اجلاس

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر پتہ چلا ہے کہ غالباً ۱۲ اور ۱۳ نومبر کو نئی دہلی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ایک نہایت اہم دو روزہ اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ انعقاد کی صحیح تاریخ اور ایجنڈے کی تعین کا اصل اعلان ۲ نومبر کو ہوگا کہ جب ڈاکٹر راجندر پرشاد جبل پور سے نئی دہلی واپس آجائینگے (اسٹار)

مستعمراتی وزراء اعظم کے دورہ قاہرہ کی اہمیت

قاہرہ ۲۸ اکتوبر۔ اسبات کا امکان ہے کہ پاکستان۔ ہند اور لنکا کے وزراء اعظم کی آمد کے ساتھ ہی ساتھ لنڈن میں مصری سفیر عبدالفتاح امر پاشا بھی وارد مصر ہوں گے۔ خیال ہے کہ اہم شخصیتوں کا یہ اجتماع مشرق۔ جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق وسطی کے مستقبل کے لئے بہت ہی اہم ثابت ہوگا۔

قاہرہ کے اس اجتماع سے عرب سیاستدان اور مستعمراتی وزراء اعظم ایک دوسرے کے مسائل اور قومی احساسات کے متعلق صحیح معلومات حاصل کر سکینگے اور مستقبل میں قریبی تعاون کی بنیاد رکھ سکیں گے۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کے غذائی اور زراعتی اجلاس میں ہند کی شرکت

نئی دہلی ۲۸ اکتوبر۔ ۲۸ اکتوبر سے ۲ نومبر تک نیروبی (مشرقی افریقہ) میں اقوام متحدہ کی زراعتی اور غذائی انجمن کے زیر اہتمام جو اجلاس منعقد ہوگا۔ ہند اس میں شریک ہوگا۔ یہ کانفرنس دنیا کے بہت سے ملکوں میں مویشیوں کی آبادی پر اثر ڈالنے والی مہلک بیماریوں پر بحث و تمحیص کرے گی (اسٹار)